

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

آسیہ مدنی

بس ایک
پل زندگی

بس ایک پل زندگی



از قلم آسیہ ملک

All Rights Reserved

Copyright: Aseaa Malik (Author)

Published by: Safar-e-Adab

Published On: safareadab.com

To get published with us, contact us via email or website:

safareadab.com

khanumaira@safareadab.com

adab@safareadab.com

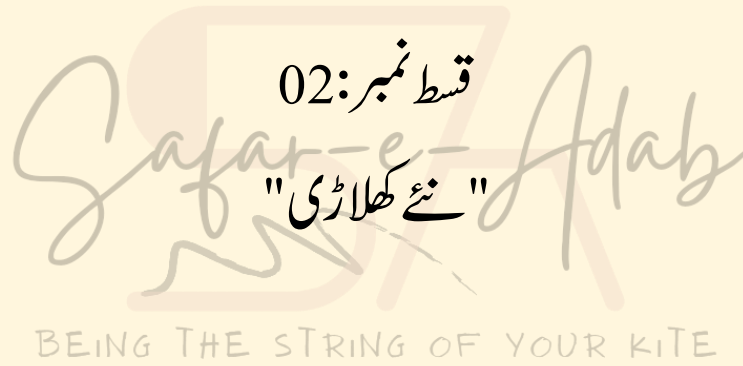
Note: We don't charge anything to publish online. If anyone charges any kind of fee in order to publish your write-ups in the name of Safar-e-Adab, please don't try to go ahead with them and immediately report them using the contact us button on our website. Thank you

ضروری بات

بس ایک پل زندگی کے تمام جملہ حقوق لکھاری "آسیہ ملک" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹفارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ بغیر اجازت کہانی کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔

اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔





اگلی صبح پورے شہر پہ اپنی تمام تر گرمائش لیے اجاگر ہوئی مگر اتنی گرمی میں بھی اس کی آنکھوں کی سرد مہری قابل دید تھی۔ وہ کان میں بلو تو تھ ڈیوائس لگائے چیونگم چباتے، ایک کندھے پہ بیگ لٹکائے یونی کی راہداری میں تیز قدم اٹھاتے چل رہی تھی۔ ساتھ میں ڈیوائس پہ ابھرتی آواز کو بھی غور سے سن رہی تھی۔ دفعتاً وہ ایک لیب کے سامنے رکی اور ڈیوائس پہ "کولیکٹ مور انفورمیشن" کہتی ڈیوائس کو سوچ آف کر گئی۔ اس نے نظر اٹھا کر راہداری میں دیکھا جہاں اکا دکا ہی سٹوڈینٹس تھے کیونکہ ابھی کلاسز کا ٹائم تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی لیب کے دروازے کی طرف بڑھی اور نامحسوس سے انداز میں لیب میں داخل ہو گئی۔ لیب اس وقت خالی پڑی تھی، جگہ جگہ کیمکلز وغیرہ موجود تھے جو کہ کیمسٹری لیب ہونے کا ثبوت دے رہے تھے۔ وہ تیزی سے اپنی مطلوبہ ٹیبل کی جانب بڑھی جو کہ کھالی پڑی تھی وہ جھکی اور نیچے زمین پہ ایک رومال ٹائپ کپڑا رکھا اور اس سے کسی لڑکی کے سنہری بال کو تھامتے اچھے سے کلوز کیا اور پوکٹ میں ڈال کے کھڑی ہو گئی اور ٹیبل پہ بھی کچھ سپرے کر کے جس طرح آئی تھی اسی طرح لیب سے نکل گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر کھڑی اپنی سرد نگاہیں یونی کے گیٹ پہ مرکوز کیے کار سے ٹیک لگائے کھڑی تھی اور عین دو منٹ بعد ایک لڑکی ابتر حال میں اپنی فرینڈ کے ساتھ باہر آرہی تھی اسے دیکھتے ہی اس کی آنکھوں کی سرد مہری میں اضافہ ہو گیا۔ اس کی دوست اسے گاڑی میں بٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھی اور زن سے گاڑی بڑھادی اس چیز سے بے خبر کے حنان کی گاڑی اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ حنان کے پلین کی مطابق قریبی ہسپتال پہ رک گئیں تھیں اور اس لڑکی کو ایمر جنسی وارڈ میں بھی پہنچا دیا گیا تھا اب اس کی دوست ایمر جنسی روم کے باہر کھڑی کسی کو کال ملا رہی تھی اور حنان کتاب چہرے کے آگے کیے اس کے سامنے اس طرح کھڑی تھی کہ حنان تو اس کا چہرہ دیکھ سکتی تھی مگر وہ نہیں۔ وہ فون پہ کسی کو سارا کچھ بتا کر سیٹ پہ بیٹھ چکی تھی جب ڈاکٹر اسمد باہر نکلے اس سے پہلے وہ اس کی دوست کو کچھ کہتے ان کا فون لگا تا رو انیبریٹ ہونے لگا۔ وہ ایکسیکوز کرتے فون کے انبوکس میں گئے جہاں (سیور) کے نام سے میسجز آرہے تھے انھوں نے فوراً مسج کھولے

(آج سے قبل پورے چوبیس دن بائیس گھنٹے تئیس منٹ۔ چالیس سیکنڈ پہلے میں نے آپ پہ احسان کیا تھا آج آپ کی باری اس لڑکی کو اگنور کر کے اپنے روم میں چلیں جائیں میں آپ کو آکر آپ کا کام سمجھا دوں گی) آگے بہت سے فضول لفظی میسجز کیے گئے تھے وہ حیران پریشان سے ادھر ادھر دیکھنے لگے جہاں وہ سامنے ہی اپنی ازلی سرد نگاہیں ان پہ جمائے کھڑی تھی وہ سر جھٹکتے آگے بڑھ گئے پیچھے اس لڑکی کی دوست حیران پریشان سی ڈاکٹر کو جاتے دیکھ رہی تھی پھر وہ بھی کچھ سوچ کہ بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ہی ہسپتال کی راہداری میں ایک سوٹڈ بوٹڈ پچاس سالہ انسان پریشانی کے عالم میں داخل ہوئے ان کو دیکھ کہ حنان کے چہرے پہ ایک ہلکی تلخ سی مسکراہٹ اجاگر ہوئی اور سیکنڈ کے بھی ناجانے کس حصے میں ختم ہو گئی وہ اس کے سامنے سے گزر کے اس لڑکی کی دوست کے پاس آکھڑے ہوئے اور کچھ پوچھنے لگے جس پہ اس نے شانے اچکا دیے وہ شخص سیٹ پہ ڈھے جانے کے انداز میں بیٹھ گئے اور حنان ڈاکٹر اسمد کے وارڈ کی جانب چل دی۔ وہ سرد تاثر لیے وارڈ میں داخل ہوئی جہاں ڈاکٹر اسمد اسی کے منتظر تھے۔ وہ اپنی مخصوص چال چلتی ڈاکٹر اسمد کے سامنے موجود کر سی پہ بیٹھ گئی ان دونوں کے درمیان ٹیبل تھی

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"بڑے بے مروت انسان ہیں بندہ چائے کافی کا ہی پوچھ لیتا ہے" وہ سرد سپاٹ سے لہجے میں طنز کر گئی جس پہ ڈاکٹر اسمد نے اسے گھوری سے نوازا

"کب سدھرو گی تم اور اس مرتبہ میں تمہاری مدد نہیں کرنے والا" حنان نے سر کو ایسے ہلایا جیسے سب سمجھ گئی ہو پھر اپنے ہاتھ ٹیبل پہ ٹکا کہ تھوڑا آگے کو جھکی اور اپنی سرد نگاہیں ڈاکٹر اسمد کی آنکھوں میں گاڑھیں

"ڈاکٹر اسمد حنان آپ کو بائیس سالوں سے" اس نے ٹیبل سے ہٹا کر کرسی کی پشت سے سرٹکایا "کتنے۔۔۔ بائیس سالوں سے جانتی ہے۔۔۔ یعنی کہ جب وہ پیدا ہوئی تھی اور آپ بارہ سال کے تھے ایم آئی روگ "ڈاکٹر اسمد کچھ بولنے لگے جب اس کے تاثرات دیکھ کر چپ ہو گئے "وہ سات سال کی تھی یونوڈیٹ آل وہ ایک بچی تھی ڈاکٹر اسمد اس کے سامنے سب ہوا تھا اور وہ کچھ کہہ نہیں سکی اسے کہاں سے کہاں پہنچا دیا گیا وہ کچھ کہہ نہیں سکی لاسٹ ٹائم آپ سے جب وہ معصوم بچی ملی تھی تو اس کی اتج کیا تھی یاد کریں ڈاکٹر اسمد سات سال اس کے بعد اس کے چہرے پہ آپ نے کبھی معصومیت دیکھی۔ وہ جب پندرہ سال کی ہوئی تو اس کے ذہن میں سارے واقعات اتنے پختہ ہو گئی تھے کہ جس عمر میں بچے بائیو آرٹس کمپیوٹر پڑھتے تھے وہ گن چلانا سیکھتی تھی وہ انیس سال کی تھی جب اس کے پاس گن کالائسنس آگیا اور اس نے اپنی زندگی کا پہلا قتل بھی اس ہی عمر میں کیا تب وہ آپ کے پاس آئی تھی، ڈاکٹر اسمد بارہ سال بعد آپ نے ایک دم مختلف حنان کو دیکھا تھا اور وہ حنان بارہ سال بعد دوبارہ روئی تھی اس رات وہ آپ کے سامنے روئی تھی ڈاکٹر اسمد اور وہ آخری بار تھا اس کے بعد اس لڑکی کے چہرے پہ نہ مسکراہٹ آ سکی نہ آنسو اینڈ یونوواٹ "اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی ٹھوڑی پہ رکھ کے چہرہ اٹھوڑا سا جھکایا "ناؤ آئی ایم ایمو شنلیس اینڈ آئی ول شیورلی میک آل آف دیم بلیڈ" اس نے سرد نگاہیں ڈاکٹر پہ جمادیں "آپ میری مدد کر رہیں ہیں یا نہیں" ڈاکٹر اسمد نے گہرا سانس لیا

"کیا چاہتی ہو؟" وہ ان کو سارا لائحہ عمل بتا کہ اٹھ کھڑی ہوئی

"حنان" وہ مڑی ویسی ہی سر دسپاٹ

"کیا تم واپس نہیں آسکتی اس کھیل کا انجام صرف موت ہے چھوڑ دو یہ سب لوٹ آؤ زندگی بہت حسین ہے" ڈاکٹر اسد کو لگا شاید وہ ہلکا سا ایک پل کو مسکرائی تھی زخمی سا مگر اگلے ہی لمحے اس کے چہرے پہ کوئی ایکسپریشن نہیں تھا

"ڈاکٹر واپسی کا رستہ میں بہت پہلے ہی خود پہ بند کر چکی ہوں اینڈ آئی نو اس کھیل کا انجام ہر اینگل سے دردناک ہی ہونا ہے بٹ ناؤ آئی ایون ڈونٹ کیئر آئی جسٹ وانٹ ریونج" اور کہہ کر فوراً کمرے سے نکل گئی باہر آتے ہی وہ ایک روم میں اینٹر ہوئی جہاں بہت سی نرسز بیٹھیں تھیں کیونکہ وہ نرسز کا وارڈ تھا اسے ادھر دیکھ کر ایک نرس اس کی جانب بڑھی "لیڈی آپ غلط جگہ آ... اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی کیونکہ موبائل پہ چلتی اس کے بیٹے کی تصاویر اسے حیران کرنے کے لیے کافی تھیں وہ موبائل پوکٹ میں ڈال کے اس کے کان کے قریب جھکی

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"مجھے نرس بننا ہے تیس منٹ کے لیے اور مجھے یقین ہے تم نہیں چاہو گی الائیڈ سکول میں پڑھتا تمہارا بیٹا کسی بھی طرح کے ایکسیڈینٹ کا شکار ہو پاکستان میں روز لگ بھگ ایک لاکھ سے زائد لوگ ایکسیڈینٹس کی بھینٹ چڑھتے ہیں ان میں سے ایک تمہارا بیٹا بھی ہو سکتا ہے ناؤ داچوائس از یورز" نرس کی آنکھوں میں نمی سی آئی وہ تو اپنا قصور بھی نہیں پوچھ سکی۔ تھوڑی دیر بعد حنان فل نرس کی ڈریسنگ میں منہ پہ ماسک لگائے نرس وارڈ سے نکل رہی تھی اس کی بس گرے آنکھیں ہی دکھ رہیں تھیں جن میں برف جی تھی کسی کو بھی جمانے والی برف۔ وہ قدم قدم چلتی اس وارڈ میں اینٹر

ہوئی جہاں پلین کے مطابق تھوڑی دیر تک وہ بارعب شخصیت کے مالک جن کو دنیا رستم جہاں سیٹھی کے نام سے جانتی تھی آنے والا تھا

(چلیں زرا باہر بھی نظر ثانی کر لیں)

"آپ کی بیٹی کا بلڈ پریشر بہت لوہو رہا ہے اس بیکاز اس نے دو تین دنوں سے کچھ نہیں کھایا سو اگر اس کا بلڈ پریشر اسی طرح لوہو تار ہا تو ہمیں اسے بلڈ لگانا ہو گا بٹ ہمارے پاس اونیکٹیو بلڈ نہیں ہے اور مے بی باقی بلڈ بینک سے رابطہ کرنے تک معاملہ خراب ہو جائے سو ہمیں آپ کا بلڈ ٹیسٹ کروانا ہو گا تا کہ ضرورت پڑنے پر....." آوازیں ہلکی ہوتی گئیں تھوڑی دیر بعد رستم صاحب مریضوں کے بیڈ پہ لیٹے ہوئے تھے جب وہ ان کے پاس آئی اور ان کے بازو میں سرنج ڈالی رستم صاحب آنکھیں موندے ہوئے تھے اس لیے اس کو دیکھ نہ سکے اور اگر دیکھ بھی لیتے تو ماسک کی بدولت کونسا پہچان جانا تھا تھوڑی دیر تک وہ سرنج نکال کے مڑی اور بینڈج پکڑ کے جہاں سرنج لگائی تھی وہاں لگائی اور آرام سے باہر نکل آئی۔ ڈاکٹر اسمد ایک طرف کھڑے اسے خفگی سے دیکھ رہے تھے

"اس کو انسکیٹ سے الرجی تھی تو میں اس بات کو مان لوں کہ تم نے اسے ہارم کیا تھا" وہ خفگی سے بولے

"ہاں مگر آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی اس سے اسے کوئی الرجی وغیرہ نہیں ہوگی جسٹ چکر آئیں گے اور ووٹینگ وغیرہ بیکاز آپ نے بروقت اسے انجیکٹ کر دیا اینڈ آئی اونلی یوز انسکٹ سپرے"

"اور اگر میں نہ کرتا تو" اس نے صرف ایک نگاہ ان پہ ڈالی

"میرے پلین کے علاوہ وہ آپ کی مریضہ تھی سو یو ہیو ٹو ڈو ڈیٹ" اور آگے بڑھ گئی جبکہ انھوں نے سر جھٹکا ابھی اس کا دیا ٹاسک کمپلیٹ نہیں ہوا تھا اور اسے ہر حال میں کل تک ریپورٹس دینی تھیں



.....

BEING THE STRING OF YOUR KITE

تیمور کو صبح ڈی ایس پی کی کال آئی تھی وہ اس سے ملنا چاہتے تھے مگر تیمور ان سے نہیں ملنا چاہتا تھا لیکن ہائے یہ مجبوری۔۔۔۔۔ وہ روزمرہ کی طرح سب سے پہلے ہادیہ ماما اور امی سے پیار لے کر چھوٹی کو پیار دے کر ابا کو دوائی کی تاقید کر کے گھر سے نکلا کیونکہ ہر دن جب وہ نکلتا تھا اس عزم کے ساتھ نکلتا تھا کہ اس معاشرے کو برائی سے پاک کرنا ہے مگر اس بات کو بھی وہ یاد رکھتا تھا برائی کو ختم کرنے کی راہ بہت کٹھن ہے اس راہ میں انگنت کانٹے ہیں، بہت کڑی دھوپ ہے اور دشمن لاکھوں ہیں۔ وہ سب سے پہلے پولیس اسٹیشن پہنچا اور سجاد سے ڈی ایس پی امجد رانا کے بیٹے جمشید کی ریپورٹ طلب کی جس پہ اس نے ایک دن میں جمع ہونے والی معلومات بتائیں

"اٹس ناٹ انف ہمیں ٹھوس ثبوت چاہیے"

"تیمور وہ اور بھی محتاط ہو گئیں ہیں جب سے انکا ایک آدمی پکڑا گیا ہے فحال ہمیں آرام سے ہی جال بچھانا ہو گا تیزی کرنے سے مرغی حلال ہو جائے گی" تیمور نے سجاد کی اس بے تکلی بات پہ اسے گھورا

"دوسرے کیس کی کیا انفورمیشن ہے"

"رستم سیٹھی اور ہمارے ملک کے مشہور سیاست دان انور لیاقت دونوں کہ لنکس دور دور تک پھیلیں ہیں بٹ سارا کام اس قدر خفیہ طریقے سے کیا جا رہا ہے کہ ان کے فرشتوں کو بھی علم نہ ہو میں نے دونوں کے گھر بندے بھجوا دیے ہیں سب کاموں میں لگے ہوئے ہیں بٹ وہ بہت ٹرینڈ ہیں غلطی کی گنجائش نہیں لگتی ان کے کام میں البتہ ایک اور نیوز بھی ہے" تیمور نے بس اسے ایک نظر دیکھا

"شہیر بھی اس مشن میں انولو ہو گیا ہے" اب کے وہ پورا اس کی طرف گھوما

"اس کا اس کام سے کیا تعلق" اس کے تاثرات تن چکے تھے

"وہ آئی ایس آئی میں ہے اس کا اس کیس سے کیا تعلق ابھی بھی بتانے کی ضرورت ہے؟"

"جب ہم یہ مشن سنبھال رہے تھے تو ان کی اس میں دخل اندازی کی وجہ" وہ شدید غصے میں لگ رہا تھا "اور شہیر وہ ابھی سٹارٹر ہے اسے یہ مشن کیسے دے سکتے ہیں"

"شہیر نے خود درخواست کی تھی رہی بات مشن تو ہمارا کام گرفتاری ہے ان کا کام ثبوت جمع کرنا سو اگر وہ اپنا کام کر لیں گے تو ہمارا کام بھی آسان ہو جائے گا" تیمور نے اثبات میں سر ہلادیا مگر وہ شدید ڈسٹر ب لگ رہا تھا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

.....

وہ کمپیوٹر پہ بیٹھی بل بنا رہی تھی پھر کسٹومر کو شوپر پکڑا کر بل لیا اور پھر کمپیوٹر پہ جھک گئی اس کے چہرے پہ پروفیشنل مسکراہٹ تھی بلیک آئیز پہ کاجل لگائے اس کی آنکھیں اور بھی بڑی لگتیں تھیں، سر پہ ڈپٹہ لیے سادہ سی شلوار کمیز

میں ملبوس وہ نازک سی چھوٹی سی بچی لگتی تھی مگر ایکسپیرینس اس کا بہت اچھا تھا اور کسٹومرز کو بھی وہ بہت اچھے انداز میں ڈیل کرتی تھی یہیں وجہ تھی وہ چھوٹی عمر کے باوجود اس شو شاپ پہ ٹکی ہوئی تھی

"مس رافعہ" اپنے نام کی پکار پہ وہ چونکی سامنے وہیں لڑکا کھڑا تھا جو روز ہی اس شاپ پہ آتا تھا وہ پیارا بالکل بھی نہیں تھا
بٹ ہاں اچھا ضرور لگتا تھا

"ہاؤ کین آئی ہیلپ یو" وہ پروفیشنل انداز میں بولی

"آپ کے علاوہ کوئی میری ہیلپ کر بھی نہیں سکتا" وہ ڈیسک پہ بازو جمائے بولا (جیسا کہ میں نے بتایا وہ بالکل پیارا نہیں تھا لیکن امیر ضرور تھا گلے میں سونے کی چین ٹو پیس سوٹ جس کے اوپر ویسٹ پہنی ہوئی تھی برانڈڈ شووز گلاسز گھڑی)
BEING THE STRING OF YOUR KITE

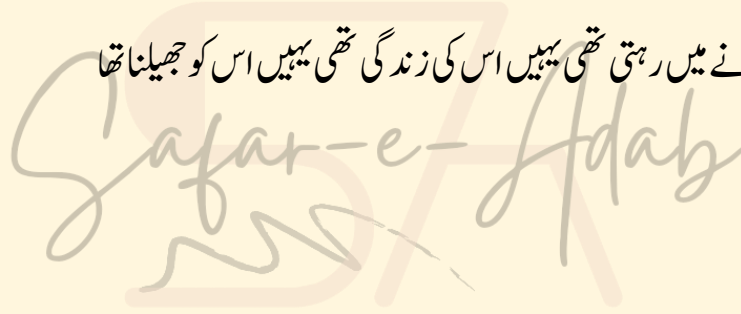
"Sir if you wanna buy something so go there" اس نے ایک طرف اشارہ کیا اور پھر کمپیوٹر پہ

جھک گئی

"میں یہاں تمہیں خریدنے آیا ہوں تمہارا دل و دماغ" وہ سرگوشی نما آواز میں بولا مگر رافعہ اس کی انگلیاں ساکت ہو گئیں اس نے اپنی لال ہوتی نگاہیں اس کی مسکراتی نگاہوں میں گاڑیں

"میں یہاں کام کرتی ہوں اس لیے تم بچے ہوئے ہو ورنہ کب کا تمہارا حشر نشر کروا چکی ہوتی ناؤ گیٹ لاسٹ" وہ مسکرایا اس کی یہی ادا تو جمشید امجد کو بھاگتی تھی

"اوکے سی یولیٹر بائے بائے ٹیک کیئر جانی" آخری لفظ رافعہ کے لیے کسی آزمائش سے کم نہ تھا وہ کر بھی کیا سکتی تھی وہ ایک اور فن تھی یتیم خانے میں رہتی تھی یہیں اس کی زندگی تھی یہیں اس کو جھیلنا تھا



BEING THE STRING OF YOUR KITE

.....

ریسٹورانٹ کے پرسنل ماحول میں جہاں سب کیپلز کھانے سے لطف اٹھا رہے تھے وہیں وہ سب سے بے نیاز لیپ ٹاپ پہ کھٹ کھٹ انگلیاں چلا رہی تھی آج اس ریسٹورانٹ کی اوپننگ تھی اور ادھر ادھر کے منظر سے یہ بات تو واضح ہو ہی چکی ہوگی کہ وہ ایک کپل ریسٹورانٹ تھا جی ہاں پھر سوال بنتا ہے حنان بی بی اندر کیسے تو یہ غضنفر صاحب اور رستم صاحب کا مشترکہ ریسٹورانٹ تھا

وہ لیپ ٹاپ پہ وہ کیمرہ اکیٹو کر رہی تھی جو رستم صاحب کے بینڈج پہ فکس تھا تھوڑی دیر کی کوشش کے بعد وہ کیمرہ اکیٹو ہو گیا اور سامنے کا منظر واضح ہو گیا اس وقت وہ اپنے آفس میں بیٹھے تھے حنان نے کیمرہ کی فوٹیج ریکورڈنگ پہ سیٹ کی اور خود سیٹ پہ ٹیک لگائے جو س پینے لگی آنکھیں ہنوز لیپ ٹاپ پہ جمی۔ تھیں مگر زہن مستقبل کی پلیننگ میں بڑی تھا دفعتاً کوئی اس کی سامنے والی کرسی پہ بیٹھا اس نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا جبکہ وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا

"گرل فرینڈ کہاں ہے؟" وہ سپاٹ لہجے میں بولی مگر اس کے تاثرات ایسے ہو گئے جیسے برامان گیا ہو

"میری کوئی گرل فرینڈ نہیں" حنان نے سر ہلایا جیسے سمجھ گئی ہو پھر ایک طائرانہ نگاہ پورے ریسٹورانٹ پہ ڈالی

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"دفعتاً یہ ایک کپل ریسٹورانٹ معلوم ہوتا ہے"

"تو کیا میں اپنی بیوی کے ساتھ نہیں آسکتا" وہ برہمی سے بولا مگر انداز چوکس تھا

"بچے تمہاری عمر بہن بھائی سنبھالنے والی ہے بیوی نہیں" وہ سٹراگھوماتی بولی تو اس کو ایسے لگا جیسے کوئی سانپ کاٹ گیا ہو

"بچہ۔۔۔ آپ مجھے بچہ کہہ رہے ہیں بی بی کس دنیا میں رہتے ہیں آپ سے بڑا ہی ہوں گا" اس کو لگا حنان ہلکا سا مسکرائی
تھی مگر اگلے ہی لمحے پھر برف کی چادر اوڑھ لی گئی

"تمہاری عمر بیس سال ہوگی" اس کا منہ کھل گیا اتنا پکا تھا اس کا سر خود بخود اثبات میں ہل گیا

"میں بائیس کی ہوں" اب کے وہ بے زار ہوا

"جھوٹ نہ بولیں" وہ تھوڑا سا آگے کو جھکی گلاس ایک طرف رکھا اور دھیمے مگر سر دلچھے میں بولی

BEING THE STRING OF YOUR KITE "میں بائیس سال کی ہی ہوں"

"اچھا اگر میں چوبیس کا ہوتا پھر تو آپ نے تیس کا ہو جانا تھا میں پاگل دکھتا ہوں" وہ پھر برہم ہوا ابھی تک اسے بچہ لفظ ہی
ہنرم نہیں ہو رہا تھا

"سو تو ہے" وہ بربرائی "تو مسٹر میری اجازت کے بغیر میری سامنے والی سیٹ پہ بیٹھنے کی کیا لاجک ہے" اب کے وہ ہتھیلیوں پہ چہرہ گرائے کسی معصوم بچے کی طرح اسے دیکھ رہا تھا حنان کے زہن میں اس کا چہرہ ادیکھ کہ بہت سے دردناک لمحے اجاگر ہوئے دل پھر کر چیاں کر چیاں ہوا مگر اب یہ سب بے سدھ تھا

"وہ مجھے باہر نکلتا ہے"

"تو" اس نے تیکھی نگاہوں سے اسے گھورا جو چہرے پہ دنیا جہاں کی معصومیت لیے اسے دیکھ رہا تھا

Safar-e-Adab

"تو یہ کہ یہ لوگ مجھے کسی لڑکی کے بغیر نکلنے نہیں دیں گیں....."

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"تم اندر کیسے آئے" حنان نے بیچ میں بات کاٹ کے سوال داغا جس پہ وہ چند لمحے خاموش رہا

"کیا یہ جاننا ضروری ہے" انففف اسکی معصومیت

"یہ پہن لیں" حنان نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ اس کے ساتھ مزاق کر رہا ہو۔ اس نے ایک نظر اس برقع پہ ڈالی دوسری اپنے حلیے پہ بلیک جینز، بلیک۔ ہی جیکٹ اور بلیوٹی شرٹ

"تم چاہتے ہو کہ میں یہ پہنوں وہ بھی تمہارے لیے" اس نے آبرو اچکائے

"پلیزززززز زندگی کا سوال ہے۔" اس نے گہرا سانس لیا

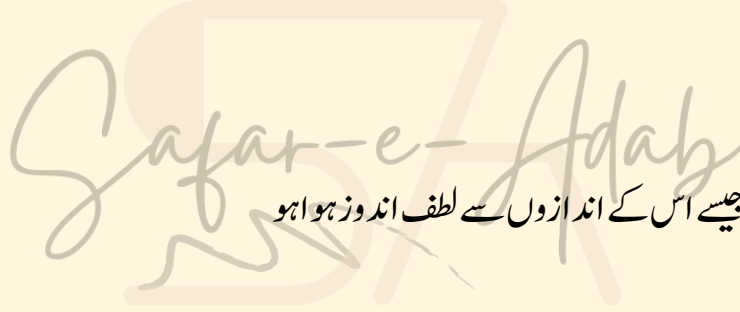
"کون ہو تم" وہ دھیرے سے مسکرایا
Safar-e-Adab

"پہلے آپ مجھے یہاں سے نکالیں پھر آپ کو بتاؤں گا" اس نے بس ایک کاٹ دار نگاہ اس شرارتی سے لڑکے پہ ڈالی اور برقع لے کے با تھروم میں چلی گئی تھوڑی دیر بعد جب وہ نکلی تو وہ اس کے سامنے کسی اور ہی حلیے میں تھا تھوڑی دیر پہلے وہ ماڈرن سالڑ کا اس وقت کسی مولوی کے حلیے میں موجود تھا اور اس کا چہرہ پہچاننا بھی مشکل تھا

"چلیں" وہ دونوں چل دیے حنان کو اپنا آپ اس برقع میں بہت انکنفر ٹیبل لگ رہا تھا جب وہ باہر نکل آئے تو تھوڑا دور جا کر حنان نے اس لڑکے پہ لعنت بھیج کر برقع اتار دیا چونکہ وہ روڈ تقریباً سنان تھی تو لوگوں کی عجیب نگاہوں سے بھی بچ گئی حنان نے اس کی جانب رخ پھیرا جو خود بھی دوبارہ پہلے والے حلیے میں آچکا تھا

"تم بھاگے نہیں" وہ مسکرایا

"آپ کے سوالوں کا جواب دیے بنا نہیں بھاگتا" اس نے سر دنگاہیں سامنے سڑک پہ جمائیں



"تم عام نہیں ہو" وہ ہنسا جیسے اس کے اندازوں سے لطف اندوز ہوا ہو

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"تو کس نے کہا میں عام ہوں آپ کا اندازہ بالکل درست ہے میں عام نہیں (اس کی جانب جھکا) آپ کی طرح ہوں" وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی یا شاید دیکھنے سے اعتراض برت رہی تھی اس کی آنکھیں اور ماضی۔۔۔۔۔ اس نے گہرا سانس لیا

"یہ راز ہے اور رہی بات برقع کی۔۔۔ تو آپ برقع میں زیادہ اچھی لگتیں ہیں" اس نے سرد نگاہیں اس پہ ٹکائیں "اوکے اوکے آپ وہاں کے مالک کی بیٹی تھیں سوا بویئسلی گارڈز آپ کے ساتھ موجود شخص۔۔۔۔۔" اس کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ بولی

"ویسے آپ نے بھی تو خطرہ ہی مول لیا ہے ویسے آئی نو آپ مجھے جانتی ہوں گیں سو کین آئی آسک وائے ڈو یو ہیلپ می؟" اور وہ اسے دیکھتے رہ گئی یہ تو اسے بھی نہیں پتا تھا کہ اس نے اس لڑکے کی مدد کیوں کی جبکہ کسی بھی راہ چلتے کی مدد کرنا اس کے عادات کا حصہ تو نہ تھا پھر سر جھٹک کے سامنے دیکھنے لگی

"تمہارا نام" انداز میں سرد مہری بے نیازی سپاٹنیں سب ایک ساتھ عود آئے اس نے اوہ کی صورت میں ہونٹ
سکیڑے پھر اس کے کان کے قریب جھکا

"بندے کو شہیر کہتے ہیں اور چونکہ آپ سے مجھے کوئی خطرہ نہیں تو بے فکر رہیں یہ میرا اصل نام ہے اور آپکا" وہ رکی
کیونکہ اسکی سپورٹس کار سامنے کھڑی تھی

"میں دفعتاً تم سے دو تین سال بڑی ہوں گی سو یو کین کال می آپنی ادروائس ڈونٹ کال می" کہہ کہ کار کا دروازہ کھولا
جب اس کی بربراہٹ کانوں میں پڑی

"مجھے سخت ناپسند ہیں وہ لڑکیاں جو خدا نے خوبصورت بنائی ہوں مگر میری آپنی بن جاتیں ہوں" ماضی کا ایک پنہ پھر
ذہن میں اجاگر ہوا اور وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دی

Safar-e-Hdab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"Stupid"

.....

رات گہری چھائی تھی اور اس اندھیرے میں بہت سے راز چھپے تھے۔ اس پر فسوس رات میں اپنے چھوٹے سے اپارٹمنٹ کے سنگل بیڈروم میں بیڈ پہ چت لیٹے وہ موبائل پہ سارے دن کی ای میلز چیک کر رہا تھا جب مخصوص قدموں کی آواز اس کے کانوں میں پڑی اس نے ٹائم دیکھا تو دو بج رہے تھے

"میرے خیال سے یہ شریف لوگوں کے گھروں میں داخل ہونے کا وقت نہیں اور وہ بھی بغیر اجازت کے" جب تھوڑی دیر تک کوئی جواب موصول نہ ہوا تو اس نے موبائل سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا۔ اس نے گہرا سانس لے کر موبائل ایک جانب پھینکا اور بازوؤں کا تکیہ بنائے اس پہ سر ٹکا دیا

"میرا قصور" وہ گھورتے ہوئے اس کے قریب آیا اور ایک مکا اس کے منہ پہ جڑا جس سے ایک پل کو وہ ہل کہ رہ گیا ابھی وہ سنبھلا ہی تھا کہ تیمور نے اسے شرٹ سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"یہ کیا حرکت تھی؟" وہ غمیض و غضب کے عالم میں اسے گھور رہا تھا

"یار مار تو ایسے رہے ہو جیسے رات بھاگ کر کورٹ میرج کر لی ہو۔۔۔۔۔۔" وہ منہ بنا کے بول ہی رہا تھا لیکن اگلے لمحوں نے اس کی بولتی بند کر دی "میرا قصور کیا ہے جو ماری جا رہے ہو" وہ چیخ ہی تو اٹھا تھا

"بے غیرت انسان تم سے میں نے بکواس کی تھی کہ ابھی کوئی بڑا کیس لینے نہ بیٹھ جانا صرف چھوٹے چھوٹے پکڑنا"
اب کے اس نے تیمور کو تھوڑا سا دور دھکیلا اور اپنی سانس بحال کی

"اور لازماً یہ بات آپ کے تجھے نے بتائی ہوگی"

"شہیر احمد وہ کیس میں ہینڈل کر رہا ہوں" وہ اب کے غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے صوفے پہ بیٹھ کے پانی پینے لگا تھا

"تو آپ کو غصہ اس وجہ سے آیا ہوا ہے کہ میں نے آپ کا کیس کیوں فولو کیا" وہ مزے سے بستر پہ بیٹھ کہ بولا ایسے مکے
تو اسے آئے دن پڑتے رہتے تھے اب فرق نہیں پڑتا تھا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"مجھے اس سے کوئی غرض نہیں بٹ تم ابھی جو نیوز ہو اور یہ کیس سینئرز کے ٹائپ کا ہے" اب کے شہیر کے چہرے پہ
واضح بے زاری ابھری

"بھائی ڈونٹ ڈیل و دی لائن آئی ایم آٹل بوائے مجھے آج نہیں توکل ایسے کیس لینے ہی تھے تو آج ہی سہی یہ میری
قابلیت اور اتنے سالوں کی پریکٹس کا سوال ہے" اس نے غور سے شہیر کو دیکھا گورا رنگ ماتھے پہ گرے بال گرین

آئیز چہرے پہ موجود معصومیت پلس شیطانیت اسے پراسرار بناتی تھیں کوئی بھی اس کو دیکھ کہ یہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ وہ اپنی ڈیوٹی کے لیے کتنا سیرئیس ہے وہ بھی ان لوگوں میں سے تھا جو ہمارے ملک کے لیے دن رات ایک کیے ہوئے ہیں

"تو تم پیچھے نہیں ہٹ رہے" اس نے مسکراتے نفی میں سر ہلادیا تیمور نے تاصف سے اپنے سے چار سال چھوٹے بھائی کو دیکھا اسے بیک وقت اس پہ ڈھیر سارا پیار اور غصہ آرہا تھا

"تم نہایت ہی کوئی ڈھیٹ انسان ہو"

"آپ کا جو بھائی ہوں" وہ پیچھے رہنے والوں میں سے کہاں تھا۔ اس کی بات پہ وہ مسکرا دیا جس پہ شہبیر نے سکھ کا سانس لیا۔

"کھانے کو کچھ لاؤ مجھے بھوک لگ رہی ہے" اس نے گھور کے تیمور صاحب کو دیکھا جو کہ اب صوفے پہ ٹانگ قینچی کی صورت رکھے لیٹی ہوئے اسے آرڈر کر رہے تھے "اور ہاں کل گھر بھی منہ دکھا آنا ماما اور گڑیا تمہارا گدھوں جیسا مکھڑا دیکھنے کو ترس رہیں ہیں" اور شہبیر یہ بات سن نہیں سکا تھا کیونکہ وہ کچن چلا گیا تھا ورنہ ابھی بیڈروم اکھاڑا بنا ہوتا

جاری ہے۔۔۔

سفر ادب کی جانب سے ناولوں کی پی ڈی ایف کاپی کو ہر غلطی سے ماورا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کسی بھی طرح کی غلطی پائی جانے پر اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ ہماری ٹیم کے تیار شدہ پی ڈی ایف کے تمام جملہ حقوق سفر ادب کے نام محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ کسی ادارے یا شخص کی جانب سے ہمارے کام کو اپنے آفیشل استعمال میں لانے کی کوشش کو غیر قانونی سمجھ کر سفر ادب کی جانب سے کارروائی کی جاسکتی ہے۔

- ٹیم سفر ادب